بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ محمدﷺ چار یار حاجی خواجہ قطب فریدؒ

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

رہبرِ دینِ محمدﷺ دلبرِ خیر الوریٰ

پیرِ خواجہ محمدؐ اکبر آفتابِ اولیاؒ

انوارِ اکبر

مرتبہ

صاحبزادہ محمد معین الحق چشتی ظہوری

الناشر: بزمِ غلامانِ خواجگان بصیر پور شریف

فون: ۰۰۵۱۷۲۵۰۔۷۱۔ ۹۴۴۴




اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید

رہبرِ دین محمد دلبرِ خیرُ الوریٰ
پیر خواجہ محمد اکبر آفتابِ اولیاء

سُلطانُ الاولیا قطبُ الاقطاب حضرت خواجہ محمد اکبر غریب نواز چشتی ظہوری بصیرپوری قدس سرہٗ کا

مرکزی عظیمُ الشان

عُرس مبارک

نہایت تزک و احتشام سے منایا جا رہا ہے

۸۱ واں سالانہ

یاران طریقت سے شرکت کی پُرزور اپیل ہے۔

عُرس مبارک کے موقع پر بہشتی دروازہ ہر دو شب کھلا رہے گا

زیرِ سرپرستی
منبع جود و سخا پیرِ طریقت شیخ العصر حضرت الحاج
خواجہ محمد ظہور اللہ
دامت برکاتہم العالیہ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ اکبریہ سعدیہ بصیرپور شریف (اوکاڑہ)

جس میں ملک بھر سے جلیل القدر مشائخ عظام جید علمائے کرام، مقررین و نامور نعت خواں اور قوال حضرات شمولیت فرما رہے ہیں

مورخہ ۱۶-۱۷ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ بمطابق ۹-۱۰ دسمبر ۱۹۹۵ء، بروز ہفتہ۔ اتوار

زیرِ نگرانی نورِ نظر خواجہ غریب نواز صاحبزادہ
محمد معین الحق چشتی ظہوری

ناظم اعلیٰ جامعہ ظہور العلوم اکبریہ سعدیہ بصیرپور شریف، فون: ۵۲-۰۱ ۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی تابود خورشید و ماہی
چراغِ چشتیاں را روشنائی

اَنوارِ اَکبر

مُختصر حالات

آفتابِ مُلکِ ولایت، خُورشید بُرجِ ہدایت، سلطان الاولیاء

قطب الاقطاب حضرت خواجہ محمد اکبر غریب نواز بصیرپوری

قدس سرہ العزیز

الٰہی تابہ ابَد آستانِ یار رہے
یہ آسرا ہے غریبوں کا برقرار رہے

خط وکتابت اور رابطہ کے لئے =

خواجہ محمد معین الحق الچشتی الظہوری مرکزی صدر بزمِ غلامانِ خواجگان، آستانہ عالیہ اکبریہ سعدیہ بصیرپور شریف ضلع اوکاڑہ

فون نمبرز : 04449-71052,71500

نچھاور عام ہے انوارِ عرفان کی زمانہ پر ہے مجمع اہلِ حاجت کا اکبری آستانہ پر

اِنتساب

آفتابِ ملکِ ولایت، خورشیدِ برجِ ہدایت، سلطانُ الاولیاء، قطبُ الاقطاب حضرت خواجہ محمد اکبر غریب نواز چشتی بصیرپوری قدس سرہٗ

کے سجادہ نشین

منبع جود و سخا، مصدرِ لطف و عطا، پیرِ طریقت، شیخُ العصر

حضرت الحاج خواجہ محمد ظہور اللہ دامت برکاتھم العالیہ کے

نام

روزِ محشر ہر کسے در دست گیرد نامہ
من نیز حاضر می شوم تصویرِ جاناں در بغل

شجرہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ اکبریہ

اے خداوند تو ذاتِ کبریا کے واسطے — رحم کر مجھ پر محمدؐ مصطفیٰؐ کے واسطے
میں ہوا ہوں سخت زار اِس بندِ محنت میں اسیر — کھول دے مُشکل علی المرتضیٰ کے واسطے
خواجۂ بصری حسن کا نام لاتا ہوں شفیع — شیخ عبدالواحد اہلِ بقا کے واسطے
فضل کر مجھ پر طفیلِ خواجۂ ابن عیاض — شاہ ابراہیم بلخی بادشاہ کے واسطے
حضرت خواجہ حُذیفہ کے لئے ٹک رحم کر — پھر ہبیرہ بصری صاحب ہُدیٰ کے واسطے
خواجۂ ممشاد کی خاطر میرا دِل شاد کر — شیخ ابو اِسحاق قطبِ چشتیا کے واسطے
خواجۂ اِبدال احمد بو محمدؐ مُقتدیٰ — خواجۂ ابو یوسف صاحبِ صفاء کے واسطے
خواجۂ مودودِ حق اور خواجۂ حاجی شریف — خواجۂ عثمان اہلِ اقتدا کے واسطے
والئ ہندوستان خواجۂ مُعین الدین حسن — شیخ قطبُ الدین قطبِ الاتقیا کے واسطے
کام کر شیریں طفیلِ خواجۂ گنجِ شکر — اور نظامُ الدین محبوبِ اِلٰہ کے واسطے
دِل کو روشن کر طفیلِ شاہ نصیرالدین چراغ — اور کمالُ الدین کمالِ اصفیاء کے واسطے
روشنی دے دل میرے کو یا رشیدالمرشدین — شاہ سراج الدین سراجِ باصفا کے واسطے
ھَبْلَنَا عِلْمًا عَظِیْمًا یا عَلِیْمَ الْعَالَمِیْن — شیخ علم الدین عالِم بے ریا کے واسطے
حضرت محمود راجن سرورِ دُنیا و دین — اور جمالُ الدین جمن صاحبِ صفا کے واسطے
شیخ حسن اور خواجۂ شیخ محمدؐ کی طفیل — حضرت یحییٰ مدنی مُقتدیٰ کے واسطے
فضل کر مجھ پر طفیلِ شاہِ کلیمُ اللہ ولی — اور نظامُ الدین مقبولِ خدا کے واسطے
دین و دُنیا کا وسیلہ پیر عالم فخر الدین — خواجۂ نورُ محمدؐ رہنما کے واسطے
حضرت خواجۂ سلیمان دو جہاں کے دستگیر — خواجۂ اللہ بخش تاجِ اولیاء کے واسطے
حضرت خواجۂ محمدؐ اکبر قطبِ زماں — مُرشد کامل سراجِ اولیا کے واسطے
رہبرِ رُشد و ہدایت کاشفِ سِرِّ اِلٰہ — کامل و اکمل مکمل خواجہ محمدؐ سعدُ اللہ کے واسطے
مُشکلیں آسان کر میری اے میرے مُشکل کشاء — رہبرِ اکمل خواجہ محمدؐ ظہورُ اللہ کے واسطے
بخش دے اپنی محبت اور قطع کر دے ماسوا — برکتِ پیران شجرۂ چشتیا کے واسطے

جس کو ہو مقصود جانا جنت الماویٰ بہشت
وہ پڑھے بس صدقِ دِل سے شجرۂ پیران چشت

شجرہ مبارکہ کا وظیفہ پڑھتے وقت باوضو قبلہ رو بیٹھ کر اپنے شیخ (پیرو مرشد) کا تصور قائم کرے اور یہ یقین رکھے کہ میرا شیخ بوساطت اپنے شیخ کے اور وہ بواسطہ اپنے شیخ کے الیٰ آخرہ قبلہ ارواح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے انوار و برکات کا مظہرو آئینہ ہے۔

عُرس مبارک

سُلطانُ الاولیا قطبُ الاَقطاب حضرت خواجہ محمدؒ اکبر غریب نواز چشتی بصیرپوری ؒ کا سالانہ عرس مبارک ہر سال ۱۶/۱۷ ارجب المرجب کو نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد ہوتا ہے۔

سالانہ اِعراس مُبارک

بَر آستانۂ عالیہ اکبریہ سَعدیہ بصیرپُور شریف

بتاریخ ۱۲ ربیع الاول حضوُر آقائے دوعالم حضرت محمدؐ مصطفیٰ ﷺ

میلا شریف

بتاریخ ۸ ہاڑ حضرت خواجہ محمد عظیم بصیرپوری رحمتہ اللہ علیہ

بتاریخ ۶/۷ جمادی الاُخر۔ حضرت خواجہ محمد مقیم بصیرپُوری رحمتہ اللہ علیہ

بتاریخ ۱۶/۱۷رَجبُ المرجب۔ حضرت خواجہ محمد اکبر غریب نواز بصیرپُوریؒ

بتاریخ ۱۲شوال حضرت خواجہ محمد سعد اللہ بصیرپُوری رحمتہ اللہ علیہ

ضروری اعلان

میلادُ النبی ﷺ کا عظیم الشان مرکزی جلوس ہر سال بارہ ربیع الاوّل کو آستانہ عالیہ اکبریہ سعدیہ بصیرپور شریف سے زیر صدارت پیر طریقت شیخ العصر حضرت الحاج خواجہ محمد ظہور صاحب دامت برکاتھم العالیہ نہایت عقیدت و احترام سے نکالا جاتا ہے۔

ذکرِ خیر

اس میں شیخی اور لَن تَرَانِی کی کوئی بات نہیں' اس دعویٰ میں تعلّی اور خوُدستائی کو کوئی دخل نہیں کہ آستانہ عالیہ اکبریہ سعدیہ بصیر پور شریف مرکز رشد و ہدایت ہے۔ یہ مقدس اور عظیم خاندان تین سو سال سے اسلامی' اخلاقی' روحانی اور تبلیغی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اس عظیمُ الشان خاندان کا ہر ممبر ظاہری علوم اور باطنی کمالات میں ہمیشہ لاثانی اور بے نظر رہا ہے۔ آفتاب ملک ولایت' خوُرشید برجِ ہدایت' قطبُ العارفین' سلطانُ الاولیاء حضرت خواجہ محمد اکبر غریب نواز چشتی بصیر پوری قدس سرہٗ العزیز ان پاکباز شخصیات میں سے ایک ہیں جنھوں نے توحید کا سرمدی نغمہ الایا اور انسانیت کو ہدایت کی راہ دکھلائی۔ آپ کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ کی ذات سے لاکھوں گمراہ انسانوں نے صراط مستقیم کی لازوال اور ابدی نعمت پائی اور آپ کی ذات بابرکت سے فیض یاب ہو کر گمراہی سے بچ گئے۔ آپ کی ذات ستورہ صفات بلامبالغہ ان عزیزالوجود شخصیتوں میں سے ایک ہے۔ جنہیں رحمتِ الٰہی انتہائی پر آشوب اور کربناک حالات میں اپنے لطف و کرم کا مظہر بنا کرامت مُصطفویہ کی چارہ سازی کے لئے مقرر فرماتی ہے۔ آپ کی سیرت طیبہ کا ہر پہلو چودھویں کے چاند سے زیادہ روشن ہے۔ شاہراہ حیات پر آپ کا ہر نقش قدم سالکان راہ محبت و وفا کے لئے خضر راہ ہے۔ اس میں جمال بھی ہے۔ جلال بھی' سمندر کی طرح اس میں گہرائی بھی ہے اور وسعت بھی۔ اس دور میں جب کہ شکوک و شبہات کے بھونچال ایمان و یقین کے قلعوں میں شگاف ڈال رہے ہیں آپ کی سیرت کا مطالعہ حق کے متلاشیوں کے لئے بِفَضْلِہٖ تَعَالیٰ بڑا سودمند ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ بصیر پوری قدس سرہٗ

جس طرح طریقت میں غیر معمولی صلاحیتوں کے علمبردار تھے اُسی طرح شریعت کے رمُوز پر بھی کامل دسترس رکھتے تھے۔ آپ کی زندگی پاکیزگی کا مُرقع تھی اس لئے کہ آپ کی زندگی کا سرمایہ اللہ اور اس کے رسُول ﷺ کی محبت کے سوا کچھ نہ تھا۔ آپ شریعت کے اس قدر پابند تھے کہ اتباع شریعت سے سرِمُو انحراف نہ فرماتے تھے۔ آپ نے پاکبازی اور نفس کشی کو زندگی کا شعار بنالیا تھا۔ آپ نے زندگی کا پیشتر حصہ دین کی تبلیغ اور خدمت میں گزارا اور ساری زندگی عشقِ رسُول ﷺ سے سرشار رہے۔

حضورؒ خواجۂ غریب نوازؒ کی مجالس میں اور محافل کرم میں کیا کیا انعامات نہ ہوئے کیف و انوار بھی تھے اور حضوری و تجلیات بھی درد بھی آنسو بھی اور سجودِ بندگی بھی' قرب حق کی عطا بھی تھیں اور وجد و کیف کی فراوانیاں بھی۔

اہلِ علم ہوں یا اہلِ ثروت' حضور خواجہؒ کی تعلیم و تلقین ہمیشہ حق پرستی کی رہی۔ ہزاروں کفار دولت ایمان سے مُشرّف ہوئے لاکھوں مرد و زن نامِ حق کی زندگیاں پاگئے۔

اللہ جَلّ شانہٗ کی نعمتوں اور رحمتوں کے لشکر آپ کے جلوس تھے ایک دریائے فیضان تھا کہ جوش پہ تھا' ایک مینار ہدایت تھا کہ کائنات اس سے مُنوّر تھی' نگاہوں میں تجلیّات تھیں تعلیم و تلقین میں رشد و ہدایات تھیں' محفل میں نوُر و کیف تھا اور توجہ میں تمام تر نعمتوں کے خزانے تھے دینے والے نے خوب دیا اور ٹھانے والے نے خوب ٹھایا۔

حضرت خواجہ بصیرپوریؒ کی وہ حیات مُبارک ہے کہ ان کی کاملیت کے احساس کے لئے بھی "دل نرم اور دم گرم" مطلوب ہیں' اُن کا علم ہے تو وہ کہ ایک زمانے کے

فاضلوں کے سر تسلیم وہاں خم ہو کر رہ گئے' قرآنِ حکیم کی تفسیر اور حدیث مبارک کا بیان ہے "تو وہ کہ جی چاہتا تھا کہ دَم نکل جائے اور خواجہ حضورؒ کی زبان فیض سے یہ نکتے اور علمی گفتگو سُنتے ہی چلے جائیں"

زہد و تقویٰ

اپنی عبادات و مشاغل ہیں' تو پُوری زندگی ہر نماز کا باعث اہتمام ہے۔ تمام رات درود و سلام' تسبیح و تقدیسِ حق' تلاوت کلام مجید' نوافل اور سجدوں میں گزرتی ہیں' صبح حلقہ درس ہے' تو محسوس ہوتا ہے' کہ منقول و معقول کے جمیع علوم کا اتنا بڑا فاضل اور کوئی ہے ہی نہیں' پھر سائلوں کی حاجت بر آرہی ہے' تو جو کوئی بھی آتا ہے نعمتوں سے مالا مال ہو کر جا رہا ہے' بے دین باخدا بن رہے ہیں' گنہگار صاحب تقویٰ ہو کر نکلتے ہیں' بگڑے ہوئے توبہ کی اَبدی قبُولیّت کا پیکر ہو کر جاتے ہیں' دینِ اِسلام کو تماشا سمجھنے والے حضوُرِ حق میں آنسو بہاتے ہوئے اُٹھتے ہیں۔ لوگوں پر زیادتیاں کرنے والے اللہ کی مخلوق کے لیے نیکی اور مُروّت کا جذبۂ مجسّم بنتے ہیں۔

حضرت خواجہ محمد اکبر غریب نوازؒ سبحان اللہ کتنا عظیم اور پیارا نام ہے۔ وہ نام جس کے زبان پر آتے ہی دل سینے میں رَقصاں ہونے لگتا ہے آنکھوں میں عقیدت کی نمی آنسوؤں کی پھُوار بن جاتی ہے جذبات میں پُر کیف تلاطم برپا ہو جاتا ہے اور روح خوُشبوُ میں بسی ہوئی وادیوں میں آسُودگی حاصل کرتی ہے۔

حضرت خواجہ محمد اکبرؒ عشق اور محبُوبیّت دونوں کا مرکزِ اتصاّل ہیں' لازوال نعمتیں ان کے آستان پہ لُٹتی ہیں' کہ اپنے خواجگان کی عطاؤں سے اپنی نسبت کے فقیروں کو مالا مال کرنیوالے ہیں' اِن کے درِ احسان سے برکتوں کی خیرات تقسیم ہوتی

ہے کہ وہ ابدی فیضان کا آستان ہے جو کوئی ان کے حضور پہنچا باریاب ہوا' اِن کے بابِ کرم تک جس کی رسائی ہوئی سعادتوں کا پیکر ہوا۔ جس کو تسلیم بندگی سے حصّہ ملا وہ توفیق ربّانی سے نعمتوں کی ایک کائنات لے کے اٹھا۔

ولادتِ باسعادت

حضرت خواجہ محمدؒ اکبر غریب نواز بصیرپوری قدّس سرہ گیارہ شوال بروز اتوار ۱۲۷۲ھ ۱۸۵۲ء کو تہجد کے وقت بصیرپور شریف میں سلطان العارفین حضرت خواجہ محمدؒ مقیم بصیرپوریؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادتِ باسعادت کے وقت سارے گھر میں ایک بڑے حسین رنگ کی روشنی نمودار ہوئی۔ جس سے سارا گھر منوّر ہو گیا۔ آپ کے جدِّ امجد حضرت خواجہ محمدؒ عظیم بصیرپوریؒ اُس وقت مسجد میں یاد الٰہی میں مشغول تھے کہ آپ نے غیبی آواز سنی کہ آج ہمارا ایک دوست دنیا میں تشریف لا چکا ہے۔ آپ فوراً گھر آئے اور اپنے پوتے کو گود میں لیا اور سینے سے لگا کر پیار کیا اور محمدؒ اکبر نام تجویز فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ بچہ اپنے وقت کا قطبُ الاقطاب ہو گا۔ اور علوم شریعت و طریقت و معرفت اور حقیقت میں بے نظیر اور لاثانی ہو گا۔ ہزاروں افراد اِس سے فیضیاب ہو کر دولتِ دو جہاں کی نعمت حاصل کریں گے۔ آپ کے دلِ سے بچپن ہی سے ذکرِ الٰہی کی آوازیں آتی تھیں۔ آپ کی ولادتِ باسعادت کے متعلق آپ کے خاندان میں پہلے ہی سے بشارتیں چلی آتیں تھیں بعض روایات سے پایا جاتا ہے کہ آپ کے والدین شریفین اس اَمر پر مطلع تھے کہ اِس گھر میں ایک نورانی چراغ روشن ہونے والا ہے۔ حضرت خواجہ غلام رسول توگیرویؒ صاحب نے آپ کے والد ماجد کو بوقت ملاقات کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک ایسا لڑکا عطا فرمائے گا جو اپنی مثال آپ اور لاثانی عالم دین ہو گا۔

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ پیدائش سے دو دن قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے چاند اتر کر میری گود میں آگیا ہے۔ میں حیران ہوئی اور یہ خواب حضرت خواجہ محمد مقیم بصیرپوریؒ کو سنایا آپ خوش بھی ہوئے اور ساتھ ہی آپ کی آنکھوں میں آنسو بھی آگئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بے مثل لڑکا عطا فرمانے والا ہے یہ اشارہ اس جانب ہے۔

آپ کا خاندان

آپ ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو ظاہری جاہ و جلال کے علاوہ باطنی کمالات کے لحاظ سے بھی ہمیشہ مُمتاز رہا ہے۔ آپ نَسْلتاً طور (راجپوت) خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کا شجرۂ نسب حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ سے ہوتا ہوا نوشیرواں شہنشاہ عادل سے جاملتا ہے۔

تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم کے علاوہ شرح جامی تک کتب درسیہ کی تحصیل اپنے والد ماجد سے کی۔ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے ہند کے مدارس کا قصد کیا۔ ان دنوں لکھنؤ، بریلی شریف، رام پور، کانپور، علی گڑھ، دہلی اور سہارن پُور میں بڑے بڑے علمی مراکز قائم تھے۔ لکھنؤ میں مولانا عبدالحی مرجع خلائق تھے جن کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ کانپور میں مولانا احمد حسَن مسند آرائے تدریس تھے جو کہ استاذُالکل مولانا لطفُ اللہ علی گڑھی کے ارشد تلامندہ میں سے تھے۔ معقول کی مشہور کتاب "حمدُ اللہ" اور مثنوی مولانا رومؒ کی حواشی سے آپ کے تبحر علمی کا اندازہ ہوتا ہے۔ بہرحال ہندوستان کے مدارسِ علمیہ میں سے علی گڑھ کا انتخاب

آپ کے مسلک اعتدال کا مظہر ہے۔ آپ نے وہاں تقریباً تین برس تعلیم حاصل کی اور اپنی قابلیتؔ، بلند اخلاق اور مثالی کردار کے باعث اساتذہِ کرام و ہم مکتبوں میں جو مقبولیتؔ آپ کو حاصل ہوئی اور کسی کو نہ تھی۔ استاد صاحبان اور طلباء سب ہی آپ کی ذہانت اور نکتہ رَسی کے قائل اور مُعترف تھے۔ رام پُور سے آپ نے سندِ حدیث حاصل کی۔ آپ کو تعلیم میں اس قدر اِنہماک تھا کہ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ موسم سرما کی طویل راتیں عشاء کی نماز کے بعد مطالعہ میں ہی گزرتیں حتیٰ کہ اسی حالت میں صبح کی اذان ہو جاتی۔

تدریس و تعلیم

حضرت خواجہ غریب نواز بصیر پوریؒ حصول تعلیم کے بعد بصیر پور واپس پہنچتے ہی بمصداقِ فرمانِ نبوی ﷺ انما بعثت مُعلّما (میں معلمؔ بنا کر بھیجا گیا ہوں) ہمہ تَنُ تعلیمُ و تدریس میں مشغُول ہوگئے۔ آپ نے ایک مدرسہ قائم کیا۔ ابتداء میں یکصد (100) طلباء آپ سے علوم دِینیہ کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ مولانا محمد صادق ابن مولانا صدر الدین چشتی نظامی، مولانا حافظ محمد رمضان، مولانا عبد الرحمان (یکے والے) مولانا جان محمد بصیر پوری اور مولانا نصیرالدین رکن پوری وغیرھم آپ کے مشہور شاگرد ہوئے۔ یہ درس بصیر پور کی جامع مسجد برنے والی (جو اب مسجد خواجہ صاحبؒ کے نام سے مشہور ہے) شروع کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ میں وہ تمام اوصاف جمع فرمادیے تھے جو ایک اعلیٰ ترین معلم میں ہونے چاہیں۔ اِفہام و تفہیم کا انداز کچھ ایسا دل نشین تھا کہ کم سے کم استعداد کا طالبعلم بھی مطلب بخوبی سمجھ لیتا تھا، نالائق سے نالائق اور بے ذوق سے بے ذوق طالبعام پر بھی اگر نگاہِ شفقت اور نظر توجہ فرماتے تو وہ علم کی دولت سے مالا مال ہو جاتا اگرچہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ

سے فیضیاب ہونے والے علماء کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ نے ابتدائی دور میں علوم ظاہرہ کی تدریس میں کافی محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ آپ مثنوی شریف کا جب درس دیتے تو طلباء کو فرماتے کہ سب باوضو اور دوزانوں بیٹھیں۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا کہ تمام دن ایک شعر کی تشریح میں ہی صرف ہو جاتا۔

حضرت خواجہ غریب نواز بصیرپوریؒ مُتبحّرِ عالم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بڑے پایہ کے شیخ طریقت بھی تھے۔ آپ اُسوۂ رسُول پر کاربند تھے۔ اور خلقِ محمدیؐ کا صحیح نمونہ تھے۔ آپ کی نگاہِ مبارک جس کو رباطن پر پڑتی اس کی سیاہیاں دھل جاتیں۔ آپ کا چہرہ مبارک پر کشش اور نوُرانی تھا۔ جو شخص آپ کا روئے مُنور دیکھتا اس کا قلب زندہ ہو جاتا۔ چنانچہ ہزاروں غیر مُسلم اور بے دین لوگ آپ کی زیارت سے مشرف با اسلام ہوئے اور صحیح معنوں میں مُسلمان بن گئے۔

حاجتمندوں' بیماروں اور دکھیا مخلوقِ خدا کو جو فوائد آپ کی ذات سے پہنچے اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ سائل جو مقصد بھی لیکر حاضر ہوا دامنِ مُراد بھر کر واپس لوٹا۔ آپ کے دربار سے بے ایمانوں کو ایمان کی دولت' غمزدوں کو غم سے نجات' بے روزگاروں کو روزگار' قرض داروں کو قرض سے فراغت' فاسقوں اور فاجروں کو تقویٰ و پرہیزگاری' علم کے پیاسوں کو علم کے موتی' معرفت حق کے مُتلاشیوں کو خُدا کا قربُ' پریشان حالوں کو خوش حالی اور تنگ دستوں کو فراغ دستی ملی۔

حضوُر خواجہؒ ان مشائخ میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے جو صاحب بصیرت و حقیقت ہونے کے علاوہ علومِ ظاہری میں بھی فاضل باکمال تھے۔ آپ کی روحانی برکات سے لاکھوں بندگانِ خُدا فیضیاب ہوئے۔

حضور خواجہ غریب نوازؒ کی طبع مبارک پر ابتداء سے ہی عشقِ الٰہی کا رنگ غالب تھا۔ آپ خود بھی نہایت خوش آواز تھے اور خوش آوازی سے اثر پذیر بھی بے حد ہوتے تھے۔ آپ کی عام گفتگو اس قدر شیریں اور درد انگیز ہوا کرتی تھی کہ سننے والوں کے دلوں میں کیفیت کے طوفان اُمڈ آتے تھے۔ آپ اکثر وعظ فرمایا کرتے تھے اور جب آپ تقریر کے لئے کھڑے ہوتے تو چار چار پانچ پانچ گھنٹے متواتر وعظ فرماتے رہتے۔ لوگ آپ کے وعظ سے لُطف اندوز ہونے کے ہمیشہ مُشتاق و مُنتظر رہتے۔

حضور خواجہ غریب نوازؒ کی پیشانی نے بچپن سے آثارِ ولایت نمایاں طور پر نظر آنے لگے تھے۔ آپ کے روحانی فیض کا یہ عالم تھا کہ طالبانِ راہِ حق دور و نزدیک سے کشاں کشاں چلے آتے تھے اور آپ سب کو سیراب کرتے چلے جاتے تھے۔ جو شخص بھی دین کی طلب میں یا دنیا کی غرض سے درِ دَولت پر حاضر ہوا محُروم نہ لوٹا۔ سب کے ظاہر و باطن کو کتاب و سنت کے مطابق ڈھالنے کی سَعی فرماتے رہتے۔ یہ آپ ہی کا کمال ہے کہ جو شخص بھی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا اس پر آپ کی نظرِ عنایت پڑی تو کایا پلٹ کر رکھ دی۔ آپ کا حلقہ اِرادت بہت وسیع تھا۔ لاکھوں بندگانِ خدُا نے اس چشمہ معرفت سے فیض حاصل کرکے دولت دو جہاں حاصل کی۔ آپ کی محبّت میں اِس قدر کشش اور تعلیم میں اِس قدر تاثیر تھی کہ جو آپ کے پاس پہنچ جاتا متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا تھا۔ اور جو آپ کے دستِ حق پرست پر بعیت ہو جاتا اس کی زندگی میں حیرت انگیز تغیر واقع ہو جاتا۔ آپ ہمیشہ اپنے اصحاب کو کثرتِ ذکر کی ترَغیب دیا کرتے تھے۔

حضور خواجہ غریب نوازؒ سخت تارکِ دنیا تھے۔ دنیا آپ کی نگاہ میں موافق

بےشک شُتر بھی نہ تھی۔ دین کے منافی کوئی کام دیکھا تو مجاہدانہ طور پر اس کی اصلاح فرمائی اور اہلِ دُنیا پر ثابت کر دیا کہ اللہ والوں کی کامیابی اور کامرانی کے ساتھ زندگی کس طرح مطمئن ہوتی ہے۔ آپ نے تمام زندگی میں دینی خدمات سرانجام دیں۔ دنیائے اسلام ہمیشہ ایسی ہستیوں پر ناز کرتی رہے گی۔ آپ سلسلہ چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ کی ایک ممتاز ہستی تھے۔ قرآن و سنت کے عامل اور عاشق تھے اور سَلفُ الصّالِحین کی یاد تھے۔ آپ کی فیضان نظر کا یہ عالم تھا کہ

پڑ گئی جس پہ نظر بندہ سے مولا کر دیا

حضُور خواجہؒ کے والدِ ماجد

آپ کے والدِ ماجد کا اِسم گرامی سُلطانُ العَارِفین حضرت خواجہ محمد مقیم بصیرپوریؒ ہے۔ آپ نقشبند سلسلے سے منسلک تھے اور سعادت ولایت سے معمور تھے۔ آپ کی پیشانی نُورانیّت سے درخشاں تھی۔ آپ سے باطنی طور پر بے شمار طالبان حق خدا رسید ہوئے آپ نے مکمل طور پر تعلیم بیتُ المقدّس میں حاصل کی۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے بیشتر زندگی ملک شام میں گزاری اور اپنے لختِ جگر فرزند ارجمند حضرت خواجہ محمد اکبر غریب نوازؒ کو راہِ سلوک پر گامزن کرنے کے لئے واپس بصیرپور تشریف لائے اور اپنی سیرت وحیات سے انہیں ملحُوظ کیا۔

بیعت و خلافت

حضُور خواجہ غریبؒ سب سے پہلے اپنے والد ماجد حضرت خواجہ محمد مقیمؒ سے بیعت ہوئے۔ آپ کے وصال کے بعد پھر ارادتِ مقصود کی خاطر کشمیر، پاڑا چنار اور سوق کی پہاڑیوں کا سفر طے کیا جہاں مختلف رُوحانی پیشواؤں سے مُستفیض ہو کر

آپ علاقہ سندھ میں تشریف لے گئے۔ اُسی علاقہ میں پھرتے ہوئے آپ تونسہ شریف پہنچے۔ اُس وقت حضرت ثانی خواجہ شاہ اللہ بخش تونسوی قدس سرہ، سجادہ سلیمانیہ پر جلوہ افروز تھے۔ آپ ایک ہفتہ تک تونسہ شریف میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر رہے لیکن بظاہر کوئی کرامت نہ دیکھی دل میں ارادہ کیا کہ حضرت مولانا محمد صدیق صاحب (گھبابہ والے) کے پاس جاتا ہوں۔ آپ تونسہ شریف سے روانہ ہوئے ابھی ایک فرلانگ سفر بھی نہ طے کیا کہ دل میں خیال پیدا ہوا کہ تو آٹھ دن حضرت صاحب تونسوی ؒ کی خدمت میں حاضر رہا ہے۔ لیکن جاتے وقت آپ سے اجازت بھی نہیں حاصل کی۔ پھر واپس درگاہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور پوچھا کہ حضرت صاحب کہاں تشریف فرما ہیں۔ درگاہ عالیہ کے ایک خادم نے کہا کہ حضرت صاحب سامنے کمرہ میں چارپائی پر آرام فرما ہیں۔ آپ کمرہ کے اندر گئے تو حضرت ثانی تونسوی ؒ سفید چادر اوڑھے آرام فرما ہیں۔ آپ نے آپ کے چہرہ مبارک سے چادر ہٹائی تو مولانا محمد صدیق ؒ کی صورت نظر آئی۔ حیران ہوئے کہ مولانا صاحب کس وقت آئے ہیں۔ آپ کمرہ سے باہر آئے اور پھر اسی خادم سے دریافت کیا کہ میں نے حضرت صاحب تونسوی ؒ سے ملنا ہے اُس نے کہا کہ حضورُ تونسوی ؒ سامنے کمرہ میں ہی آرام فرما ہیں۔ آپ دوبارہ اندر گئے چہرہ مبارک سے چادر ہٹائی تو مولانا صاحب ؒ کی صوُرت نظر آئی پھر باہر آگئے اور اُسی خادم سے کہا کہ حضرت تونسوی ؒ وہاں آرام فرما نہیں ہیں۔ وہ خادم آپ کے ہمراہ کمرہ کے اندر گیا تو حضرت صاحب تونسوی ؒ نے چادر ہٹائی اور اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ میں نے تمہاری تسکین کی ہے تاکہ تمہارے دل میں کوئی شک نہ رہے۔ آپ نے اسی وقت حضرت خوِاجہ شاہ اللہ بخش تونسوی ؒ کے قدموں پر سر رکھ دیا (جو پاک باطن اور

روشن ضمیر بزرگ تھے۔ جن کا فیض ہندوستان سے افغانستان تک اور عرب شریف سے ترکستان تک پہنچا اور ہر تشنۂ کام کو فیض عام سے مستفید فرمایا۔ حضرت خواجہ شاہ اللہ بخش تونسویؒ جلیل القدر اولیائے کرام سے ہوئے ہیں آپ حضرت اعلیٰ قطبِ زماں غوثِ دوران خواجۂ خواجگان خواجہ شاہ محمّد سُلیمان تونسوی قدس سرہ' کے پوتے اور حضرت خواجہ گل محمدؒ کے فرزند ارجمند ہیں) آپ کافی دیر قدموں پر گِرے رہے آپ پر ایک عجیب روحانی کیفیت طاری ہوگئی۔ مقاماتِ سلوک جسمانی و روحانی' ظاہری و باطنی فیض درجت و کمالات کے حصول کا مقام آچکا تھا۔ زمین قلب ذکرِ الٰہی سے ہموار ہوچکی تھی اور سینہ اَنوارِ و تجلیاتِ اِلٰہی کا مرکز بن گیا۔ وہ لمحہ آن پہنچا جب مرشد کامل کی نگاہ بلند نے آپ کو امانتِ اِلٰہی کا مُستحق قرار دیا اور نعمتِ باطنی سے مالا مال کردیا۔ حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ نے آپ کو بعیت فرمایا۔ کئی ماہ تک آپ تونسہ شریف میں مُرشدی و مولائی کی خدمت میں حاضر رہے۔ حتیٰ کہ حضرت ثانی تونسویؒ نے آپ کو خلافت و اجازت سے مشرف فرماکر غریب نواز کا لقب عطا فرمایا اور فرمایا کہ جاؤ اور اسلام کی تبلیغ کرو۔ لوگوں کو اَطِیعُو اللّٰہَ وَ اَطِیعُو الرَّسُولَ کے عین مطابق زندگی بسر کرنے کا سبق بتلاؤ نیز حکم فرمایا کہ آپ تونسہ شریف کی بجائے ہر ماہ پاکپتن شریف میں شیخُ الشیوُخ العالم حضرت بابا فرید الدّین مسعُود گنج شکرؒ کے آستانہ مبارکہ پر آجایا کریں اور میں بھی تونسہ شریف سے وہاں آجایا کروں گا۔ آپ نے تونسہ شریف سے واپس بصیر پور آکر حضرت تونسویؒ کے فرمان کے مطابق دلی لگن سے معرفت کا چراغ روشن کیا جس کی منوّر شعاعوں نے دُنیا کی نگاہوں کو خیرہ کردیا۔ ہزاروں مسلمانوں کو باطنی فیض بخشا اور سینکڑوں کفار کو مسلمان بنایا سرزمینِ بصیرپور جو جہالت کی آماجگاہ تھی علم و عرفان کا

گہوارہ بن گئی۔

حضور خواجہؒ کی مثالی شخصیت اور نسبتِ عشقیہ

صحابۂ کرام اور مشائخِ چشت کے نقش قدم پر حقیقتِ اسلام اور حرارت ایمان کی زندہ مثال حضرت خواجہ محمد اکبر غریب نوازؒ ہیں جنہوں نے ثابت کردیا کہ احکام شریعت کی پابندی کے ساتھ جذب و عشق بھی ضروری ہے۔ بلکہ عین اسلام ہے کیونکہ "اسلام سراپا عشق و محبت ہے" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے "جسے محبت نہیں اسکا ایمان بھی نہیں ہے" کیونکہ آتش عشق وہ گولہ بارود ہے جس قدر جذبہ عشق زیادہ ہوتا ہے مقام اسی قدر بلند ہوتا ہے۔ چنانچہ اولیائے کرام تو احادیث تَخَلَّقُوا بِاَخلَاقِ لِلّٰہِ (موصوف ہو تم ساتھ صفات اللہ تعالٰی کے) بِیْ یَسْمَعُ و بِیْ یَبْصِرُ (میرے ساتھ ہی وہ سنتا ہے میرے ساتھ ہی وہ دیکھتا ہے) اور (ڈرو تم مُومن کی تیز نظر سے پس بے شک وہ دیکھتا ہے ساتھ نوُر اللہ کے) کے مطابق ذات و صفات حقِ تعالٰی میں فنائیت حاصل کرکے فنافِی اللہ ' بقابِاللہ اور کَشفُ وکَرَامَات کے بُلند مراتَب پر فائز ہوئے اور عُلمائے ظواہر خالی جھگڑوں میں مشغول رہ کران بلند مقامات سے محروم رہے۔

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضور خواجہ غریب نوازؒ کے حالاتِ زندگی سے ظاہر ہے کہ آپ کے قلب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق و محبت کا زبردست طوفان موجزن تھا۔ آپ اتنے عاشقِ رسُول تھے کہ ہمہ وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے۔ وہ لوگ جنہوں نے آپ کی زیارت کی ہے اس بات کے شاہد ہیں کہ حضوُر نبی کریم

ﷺ کے عشق و محبت میں روتے روتے آنسوؤں سے آپ کے چہرہ مُبارک پر نشان پڑ گئے تھے۔

آجکل لوگ ایٹمی ایندھن کے ذریعے راکٹ چلا کر چاند اور مریخ تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن راکٹ عشق میں جو قوت ہے وہ چاند' مریخ' سورج کیا عرش و کرسی سے بھی اوپر لے جاتی ہے۔ یہ قوت عشق ہی تھی کہ جب نبی اکریم ﷺ سِدرۃ المُنتہیٰ تک پہنچے تو جبرائیل جیسے بلند مقام اور جلیل القدر فرشتے بھی دم توڑ کر بیٹھ گئے اور اس بات کا اعتراف کیا کہ

اگر یک سر موئے بر تر پرم
فروغِ تجلی بسوزد پرم

لیکن عاشق صادق سِدرۃ المُنتہیٰ سے بھی گزر کر نہ جانے کن بلندیوں پر پہنچے یہی وجہ ہے کہ تمام اولیائے کرام دردِ حاصل کرنے کی تاکید کرتے آئے ہیں۔ شیخ فریدُ الدّین عطارؒ فرماتے ہیں۔ درد حاصل کن کہ درمان درد تست مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

مرحبا اے عشقِ خوش سودائے ما   اے طبیبِ جملہ عِلت ہائے ما
اے تو افلاطون و جالینوسِ ما   اے دوائے نخوت و ناموسِ ما

مُرشد کی نظر میں

مولانا سُلطان محمود صاحبؒ (میاں خاں والے) فرماتے ہیں کہ جب میں تونسہ شریف میں حضرت خواجہ شاہ اللہ بخش تونسویؒ سے دستِ بیعت ہوا تو مُرشدی و مولائی نے حُکم دیا کہ تم ہر ماہ تونسہ شریف آیا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ غریب نواز سفر طویل ہے اور ہر ماہ حاضر ہونا نہایت دُشوار ہے تو آپ نے فرمایا کہ بصیر پُور تم سے کتنی دور ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضورؐ صرف پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم ہر

جمعہ کو بصیر پور میں خواجہ محمدؒ اکبرؒ کے پاس جایا کرو اُن سے تمہارا مل لینا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مجھ سے ملنا۔

اِخلاقِ کریمانہ

حضور خواجہ غریب نوازؒ نہایت خوش خُلق اور خوش ذوق تھے۔ اَخلاقِ حمیدہ اور اَوصافِ پسندیدہ کے مالک تھے۔ اپنے عقیدت مندوں کے علاوہ دیگر حضرات جو خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوتے سب سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ حاضرین مجلس پر آپ کی ذات مبارک کی ایک ہیبت اور رُعب سا طاری ہوتا تھا جس کی وجہ سے کسی کو دَم مارنے کی مجال نہیں ہوتی تھی۔ چنانچہ بعض قلبی اور روحانی بیمار جن کی باطنی حالتِ اصلاح طلب ہوتی تھی۔ جب محفل مبارک میں آجاتے تو آپ پر جلالی رنگ غالب ہوتا تھا اس طرح اس شخص پر ہیبت اور رقت طاری ہو کر اس کی اصلاح کا کام آسان ہو جاتا' آپ کو نمُودُ و نمائش اور رِیا سے نفرت تھی۔ آپ کی ذاتِ خودداری و اِستغنا حق گوئی و بیباکی اور فقرِ غیوّر کی ایک زندہ مثال تھی۔

حضورُ خواجہ غریب نوازؒ کا لباس تکلّف اور بناوٹ سے ہمیشہ خالی ہوتا تھا۔ فیاضی اور سخاوت میں عدیمُ المثال اور بے نظیر تھے۔ محُتاجوں اور مسکینوں کا بہت خیال فرماتے تھے۔ انہیں خوُد کھانا کھلاتے۔ لانگری کو بہت تاکید تھی کہ جو شخص آئے خالی نہ جائے۔ جو سائل آپ کے پاس آتا خالی نہ جاتا۔ نذر و نیاز میں جو کچھ آتا تھا وہ سب محتاجوں' مسکینوں اور یتیم بچوں میں تقسیم فرمادیتے۔ کبھی اپنے پاس نہیں رکھتے تھے۔ خواجہ محمدؒ صادق شاہ پوریؒ راوی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا کہ غریب نواز جو کچھ نذر و نیاز میں آتا ہے آپ سب تقسیم فرمادیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے اور اِسی کے نام پر ہی تقسیم کردیتا ہوں تجھےُ اِس سے

کیا۔

ترتیبِ اوقات

ابھی سوا پہر رات باقی ہوئی تھی کہ آپ تہجد کے لیے بیدار ہوتے۔ پہلے وتر پڑھتے پھر نماز تہجد ادا فرماتے۔ تسبیح کرتے اور ذِکر بالجہر فرماتے۔ اس کے بعد سجدے میں چلے جاتے جب ایک دو گھڑی رات باقی رہ جاتی تو چارپائی پر آرام فرماتے کہ یہ سنت ہے کیونکہ "اَلتَّھَجُّدُ بَیْنَ النَّوْمَیْن" (تہجد دو نیندوں کے درمیان ہے) جب صبح صادق ہوتی تو اٹھ کر وضو کرتے اور فجر کی سنتیں گھر پر پڑھ کر ادائے فرض کے لیے مسجد میں آجاتے اور باجماعت ادا فرماتے۔ ادائے نماز کے بعد سُورج طلوع ہونے تک ذکر بالجہر فرماتے پھر قرآن پاک کی تلاوت فرماتے پھر دلائل الخیرات اور کثیرالخیر پڑھتے اس کے بعد اشراق کے نوافل ادا فرماتے۔ پھر ثمرۃُ الحیات کا وظائف کرتے اور چاشت کے نفل پڑھتے پھر درویشوں کو درسِ قرآن و حدیث پڑھاتے پھر طلباء کو منطق، صرف و نحو فقہ وغیرہ کا سبق پڑھاتے۔ درس و تدریس سے فراغت کے بعد کھانا تناول فرما کر قیلولہ کرتے۔ نمازِ ظہُر کے وقت بیدار ہوتے وضو کر کے سُنتیں گھر پڑھتے اور باداموں پر درج ذیل وظائف پڑھتے۔ باداموں کی تعداد تین سو ساٹھ ہوتی تھی۔ سب سے پہلے دورد شریف پڑھتے پھر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْ ھُوَ اِلَّا عَلَیْہِ پھر سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ پھر اَللّٰہُ الصَّمَدُ۔ پھر اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پھر سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ اور آخر میں اِسْتَغْفَار پڑھتے۔

وظائف سے فارغ ہو کر عصر تک طلباء کو سبق پڑھاتے۔ پھر باجماعت نمازِ عصر ادا کرتے۔ نمازِ عصر کے بعد مغرب تک کسی سے بات نہ کرتے اور مسجد میں چلتے

پھرتے تسبیح پڑھتے۔ نمازِ مغرب باجماعت ادا کرنے کے بعد نمازِ اَوّابین سے فارغ ہو کر مسجد میں ہی درویش فقراءاور علماء کے ساتھ حلقہ کر کے بیٹھ جاتے۔ نفی' اثبات اور پاس اِنفاس ذِکر بالجہر کرواتے۔ پھر کھانا تناول فرماتے اور نمازِ عشاء مسجد میں باجماعت ادا فرماتے نماز سے فارغ ہو کر عام کچہری فرماتے۔ یہاں پر ہر شخص آپ کے جمال و کمال کی زیارت سے مشرف ہوتا اور سب کو اجازت ہوتی کہ وہ جو کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں کریں۔ اِس کے بعد اندرون خانہ تشریف لے جاتے۔ تمام عمر وصال کے وقت تک یہ معمولات جاری رہے رمضانُ المبارک میں بھی یہ معمولات جاری رہتے البتہ نمازِ تراویح میں حافظ صاحب قرآن کریم ستائیسویں شب ختم کرتے۔ اور رمضانُ المبارک کے آخری عشرہ میں آپ مُعتکف رہتے۔ آپ پیدائشی ولی۔ صوفی طبع اور قلبِ سلیم کے مالک تھے۔ آپ شریعت محمدیؐ اور صَوم و صَلواۃ کے زبردست پابند تھے۔ اِس شرعی اور روحانی و پیشوا نے اَطِیعُو اللہَ وَاَطِیعُو الرَّسُولَ کے مطابق اپنی زندگی کو اپنایا اور اپنی زندگی بقعہ رسول ﷺ کے فرمُودات کے عین مطابق ڈھال لی۔ ایک بار کا ذکر ہے کہ علاقہ بصیرپُور کے چند معروف جاگیردار جن میں حاجی شہامد خان' سردار مہمند خان اور میاں محمد جہانگیر وٹو نے آپ کی خدمت میں مبلغ پانچ صد روپے کی تھیلی نذرانہ کے طور پر پیش کی تو حضوُر خواجہ غریب نوازؒ نے دریافت فرمایا کہ آپ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اِس پر وٹو صاحبان نے عرض کیا کہ نہیں۔ زکوٰۃ تو ہم نے کبھی نہیں دی۔ آپ چونکہ باضمیر اور شریعت محمدیؐ کے سخت پابند تھے اس لئے تھیلی لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ چلے جاؤ۔ وٹو صاحبان نے جب آپ کی طبیعت بدلتی دیکھی تو فوراً تھیلی اٹھائی اور چلے گئے۔

شکل و صورت

اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کو پاکیزگی باطن اور حسنِ معرفت سے نوازا اُسی طرح ظاہری حسن و جمال کی دولت سے بھی مالا مال فرمایا تھا۔ سرو کی مانند قد رعنا' چاند کی طرح گول اور نورانی چہرہ جس پر ہمہ وقت ذِکرِالٰہی کے انوار برستے رہتے تھے۔ اَبرو کشادہ رنگ سفید اور سیب کی مانند سُرخ۔ آپ کی زیارت سے اطمینان و سکون ملتا تھا۔ اور آپ کی محبّت میں خدا یاد آتا تھا۔ آپ جلال و جمال کا ایسا حسین پیکر تھے کہ جسے ایک بار دیکھنے کے بعد بار بار دیکھنے کی شدید خواہش پیدا ہوتی تھی۔ خواجہ محمد صادق شاہ پوری ؒ فرمایا کرتے تھے کہ بندہ مدینہ شریف تک گیا ہے۔ لیکن جو حسن و جمال میں نے حضور خواجہ غریب نواز بصیر پوری ؒ کے رُخِ انور میں دیکھا ہے وہ مجھے اور کہیں نظر نہیں آیا۔ آپ کا چہرہ مبارک سِیمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِنْ اَثَرِالسُّجُوْدِ کی لطافتوں کا مَظہر تھا اس جمال کے ساتھ جلال اتنا تھا کہ کسی کی مجال نہ تھی کہ آنکھ بھر کر دیکھ سکے یا آپ کے رُوبرُو بے ادبی سے آواز بلند کر سکے۔ یا آپ کے حکم سے سرتابی کر سکے۔ جس محفل میں تشریف لے جاتے یا جس راہ سے گزرتے مردِ حق مردِ فقیر کی ہیبت ہر شخص محسوس کرتا۔

تصانیف

آپ کی بہت سی تصانیف ہیں۔ آپ نے فقہ' تصوف' پند و نصائح' وظائف و عملیات پر بہت کتابیں لکھی ہیں۔ آپ کے کلام میں شریعت' تصوف اور عشق حقیقی کا رنگ غالب ہے۔ جن میں سے چند کتب کا نام درج ذیل ہے۔

تُحفَۃُ النَّبِی' تحفہ محمّدی' ثَمرۃُ الحَیات' کَثِیرُالخَیر' یَاقُوتِ اَکبَر' اُصولِ اَکبَر' سَیفِ اَکبَر' رِسَالَہ اِسقَاط' القَولُ السَّدِیدُ فِی

اثباتُ التقلید، جوازُ الدُعاء علیٰ المُوتیٰ، اِیصَالِ الثوَابِ مِنَ الاَحْیاءِ ای الاَموات، برُہان الفُقہا، رِسَالہ حُقہ، رِسالہ جوَازِ سمَاع۔

سماع

آپ سماع کے قائل تھے مگر آداب کے ساتھ آپ فرمایا کرتے تھے کہ سماع مرد کے واسطے کسوٹی ہے اور اصحابِ طریقت کی جان ہے۔ سماع سے ایک آگ دِل میں محبّت کی بھڑک اٹھتی ہے اور ذَوق حاصل ہوتا ہے۔ اگر یہ ذوق نہ ہوتا تو زندگی لاحاصل تھی۔ مولوی نظام الدّین سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدّین اولیاء محبوبِ اِلٰہیؒ کے سالانہ عرُس مُبارک میں شرکت کے لئے تیار ہوئے۔ میں اور میاں شاہد مرہانہ آپ کے ہمراہ تھے۔ سب سے پہلے ہم نے اجمیر شریف درگاہ عالیہ سُلطان الہند نائبِ رسُول خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ سیّد محمدؒ معین الدین چشتی اجمیریؒ پر حاضری دی۔ آستانہ عالیہ کے اندر ہی ایک کمرہ میں ٹھہرے۔ آٹھ دن گزر جانے کے بعد مَیں نے عرض کیا کہ حضوُر اَب دہلی چلیں۔ کچھ دیر کے بعد آپ نے فرمایا کہ ابھی حضرت ہندالولی غریب نوازؒ نے اجازت نہیں بخشی آپ نے فرمایا ہے کہ ابھی چند دن ٹھہرو۔ گیارویں دن آپ نے مجھُے فرمایا کہ آج اجازت مل گئی ہے چلو دہلی شریف چلیں۔ پھر ہم دہلی میں درگاہ حضرت محبوبِ اِلٰہیؒ پر حاضری دی اُس وقت آستانہ عالیہ میں عرُس مُبارک کے موقع پر محفلِ سماع ہو رہی تھی۔ جب قوالوں نے یہ مصرعہ پڑھا کہ

یہ بھی کہنا کہ مجھُے ستاتے ہیں اَلمَ

اِس پر آپ کو وجد ہوگیا۔ اِتنا وَجْد ہُوا کہ آپ کا چہرہ مُبارک اور آنکھیں اِس قدر

سُرخ ہو گئیں کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے آپ کی آنکھوں سے خوُن جاری ہو۔ آستانہ عالیہ زائرین سے کھچا کھچ بھرا ہُوا تھا۔ وجد کی حالت میں جو شخص آپ کے چہرہ مُبارک پر نظر ڈالتا بے ہوش ہو جاتا۔ اِسی حالت میں آپ نے اپنی چادر جو کندھوں پر ڈالی ہوئی تھی قوالوں کی طرف پھینک دی اور بے ساختہ آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔

یہ اِسم جامع ولی کی شان ہے نشاں دہندہ وہ بے نشاں ہے
ولی کی کرتا خدُا ثنا ہے کہ حق ولی ہے ولی خدُا ہے
نہ ان میں ہرگز ہے کچھ تفرقہ یقین کرتو گواہ قرآن ہے
قرآں کے اَندر جو کہتا ہے رُبّ وھو معکم ونحن اقرب
تو کیوں نہ چوُموں پھر آستانہ جہاں خدُا ہے خدُا جہاں ہے
نہ باغ میں گل نہ ہے نہ گل میں بوُ ہے نہ مجھُ میَں میَں ہوں نہ تجھُ میں توُ ہے
کہ ہر جگہ ہے اُسی کا جلوہ یہ اَنا اَنتَ بھی اِسمِ آں ہے
وُہی سَمیُع ہے وُہی بَصیُر ہے وُہی عَلیُم ہے وُہی خَبیُر ہے
وُہی ہے زِندہ اَفعال مَاشَاء فِی کُلّ یَوِمٍ ھُوَ فِی شاُن ہے
وُہی مُنزّہُ ہے پاک ازجاں وُہی مُقیّد ہے بیچ ہر شاں
اِسی سے کفر و اِسی سے ایماں گہ چُنیں ہے گہ چُناں ہے

وصال

ماہ جمادی الاخر ۱۳۳۵ھ میں آپ بیمار ہوئے۔ بیماری طول پکڑتی گئی۔ بہت علاج کیا گیا مگر کوئی علاج کارگر نہ رہا حتیٰ کہ ماہ رجب میں طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ پیغامِ وصال آن پہنچا۔ پورے تریسٹھ ۶۳ سال کی عمُر میں مورخہ ۱۶ رَجبُ المرجب ۱۳۳۵ھ کو آپ واصل بحق ہو گئے۔ سرزمینِ بصیرپور ایک باعمل درویش کامل'

آفتابِ علم و حکمت، شیخ الحدیث، عارفِ شریعت کے سایہ عاطفت سے محروم ہوگئی۔
ایسے باکمال حضرات ہمیشہ پیدا نہیں ہوتے۔

قرن ہا باید کہ تا صاحب دے پیدا شد
بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

ترجمہ۔ نہ قرن میں دوسرا اویس قرنی پیدا ہوا نہ بسطام نے آج تک دوسرا بایزید پیدا کیا۔

بصیر پور کو بھی دوسرے حضرت خواجہ محمد اکبر غریب نواز کی ہمیشہ آرزو باقی رہے گی۔ لیکن سلسلہ موت و حیات لگا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی کو بقا نہیں یہ دنیا و مافیہا سب فانی ہیں۔

ہر آں کہ زا دنیا چار بایدش نو رشید
زِجامِ دہر علٰے کُلِّ مَنْ عَلَیْہَا فَانْ

حضرت مولانا محمد حسن علی البرکاتی مُفتی اعظم جلال آباد نے آپ کا مادہ ہائے تاریخ وصال اِس طرح نکالا ہے۔

عمرِ شریفش چو شدہ شصت و سہ
گشت رواں سوئے بہشت آں آفتاب
مُحیا غریب نواز بشنو اے عزیز
سالِ ۱۳۳۵ھ وصال است ایں آنجناب

دیگر تواریخ وصال عددی متعلق ۱۹۱۵ء ۱۳۳۵ھ۔

(1) زہے ادب شہنشاہ شیخ محمد اکبر ۱۹۱۵ء

(2) آداب، فنافی الرسول خواجہ محمد اکبر قدس سرہ ۱۹۱۵ء

(3) آج وصال قبلہ سیدی محدث اعظم ۱۹۱۵ء

(4) عجب تاریخ خواجہ پیاء ۱۹۱۵ء ہمزہ کا ایک عدد شمار ہے

(5) واہ خواجہ غریب نوازؒ بود ۱۹۱۵ء

(6) شیخ الشیوخ دیدم ۱۹۱۵ء

(7) تاریخ رحلتِ لجپالؒ ۱۹۱۵ء

(8) اُ بکیفِ جان ہے ذکرِ اکبریؒ ۱۳۳۵ھ

(9) باب عجیب روضہ اکبریؒ ۱۳۳۵ھ ہمزہ کا ایک عدد شمار ہے

(10) باب نورِ ہدایت و رحمت ۱۳۳۵ھ

(11) جنابِ شیہِ عرب کالاڈلا خواجہؒ ۱۳۳۵ھ

(12) زہے ادب چراغِ محمدؐی ۱۳۳۵ھ

(13) عظیم محمد اکبرؒ ۱۳۳۵ھ

(14) بابا حضوُر محمدؐ اکبر ۱۳۳۵ھ

(15) غم گسار پیاء ۱۳۳۵ھ ہمزہ کا ایک عدد شمار ہے۔

ارشاداتِ گرامی

حضرت خواجہ غریب نواز بصیرپوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ کشف و کرامات مرد کے لئے حجابِ رَاہ ہے اور اِستقامَت کارِ مُحبّت ہے۔

(1) پیر اسی واسطے ہونا چاہیے کہ مرید کو ذلالت سے بچائے اور لغزش سے روکے۔

(2) آپ فرمایا کرتے تھے کہ وہ پیر پیر ہی نہیں جو کم از کم تین سو میل تک اپنے مرید کے احوال نہ جان سکتا ہو۔

(3) اس راستہ میں (فقیری) خواجگی و غلامی بالکل نہیں ہے جو شخص عالم محبت میں درست آیا کام اس کا بن گیا۔

(4) ادب کو کسی وقت اور کسی حال میں بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے۔

(5) درویش کو اپنے اختیار سے کوئی کام نہ کرنا چاہیے بلکہ چاہیے کہ دوسرے کے حکم کا محکوم ہو نہ حاکم۔

آپ کا ارشاد ہے کہ انسان میں پانچ گوہر ہیں' پانچ چور ہیں اور پانچ پاسبان ہیں۔

اول = گوہر علم' دُزد تکبر' پاسبان حلم

دوم = گوہر ایمان' دُزد جھُوٹ' پاسبان سچائی

سوم = گوہر بندگی' دُزد کاہلی' پاسبان ہمت

چہارم = گوہر عقل' دُزد غصہ' پاسبان صبر

پنجم = گوہر مال' دزد بخل' پاسبان سخاوت

نیز انسان کے لئے چار گوہر ہیں اور چار دُشمن

اول = گوہر علم دُشمن جہل

دوم = گوہر ایمان دُشمن شرک

سوم = گوہر عقل دُشمن غصہ

چہارم = گوہر شرم دُشمن سوال

کلامِ منظوم

حضور خواجۂ غریب نواز قدّس سرہ' پنجابی' اُردو اور فارسی زبان کے ایک نعت گو سخن ور تھے۔ آپ کا کلامِ نعت مناجات اور تصوّف پر مُشتمل ہے۔

اَز ملفوظات حضرت خواجہ غریب نواز بصیرپوری قدّس سرّہٗ

اے کہ در بُستانِ وحدت تماشا کردہ   احدرا کسوت پوشیدہ خود محمدؐ گشتہ

در جمالِ یوسفی ظاہر شدی گاہے بخواب ‏ نالہ بایعقوب دادی دل زلیخا بردہ
بلبلانِ عاشقانِ رابر گلِ روئے جمال ‏ طعمۂ دادی و حُسنِ خویش را گستردہ
نحنُ اقربُ گفتہ مارا چوں منْ حَبْلِ الْوَرِیْد ‏ پس چرا در فُرقتِ اندازی و پردہ کردہ
اَللہ اَللہ خاک را یارہ کجا کاں دل بُرد ‏ ہاں کہ اَزْہَر کُوزۂ خودسر بروں آوردہ
تسکیں بہ اکبر مید ہی گفتی گے لَاتَقْنَطُوْا ‏ گاہے یارا جگر مارا پارہ پارہ کردہ

کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

دین و دنیا میں اَمن ہے دائماً کلمہ شریف ‏ خوفِ حشر اُس کو نہیں جس نے کہا کلمہ شریف
عزّتِ دارینِ ماوٗ رفعت کو نینِ ما ‏ وجہت حسنینؓ ما قسم خدا کلمہ شریف
ہے چمن عوض بدن اور سر کے بدلے سر ملے ‏ جان لے پھر ہر مرض کا ہے دوا کلمہ شریف
ہوگیا وہ جنتی اپنے خدا سے جاملا ‏ حضرت کی اُمت سے ہوا جسنے کہا کلمہ شریف
واعظا دھمکا نہیں اب تُو جہنم سے مجھے ‏ کیوں کہ میں نے صدقِ دل سے پڑھا کلمہ شریف
ڈر نہیں کچھ قبر میں منکر نکیروں سے مجھے ‏ حفظ مجھ کو ہے ہمیشہ یار کا کلمہ شریف

یاقوتِ اکبر، ثمرۃُ الحیات (المعروف بدعائے حلِّ مشکلات)

تصنیف لطیف۔ سُلطانُ الاَولیاء حضرت خواجہ محمدؐ اکبر غریب نواز بصیرپوری قدس سرہ، عنقریب زیور طباعت سے مرصع ہوکر منصہ شہود پر آرہی ہے۔ عمدہ کتابت و طباعت، کاغذ اعلیٰ، مجلد خوشنما اور دیدہ زیب۔

ملنے کا پتہ۔ آستانہ عالیہ اکبریہ سعدیہ بصیرپور شریف ضلع اوکاڑہ۔

"بہشتی دروازہ طوری اکبری"

مرتبہ۔ خواجہ محمد معین الحق چشتی ظہوری

اِس بات کو سمجھنے کے لیے کہ یہ دروازے کھُلنے شریعت کے عین مطابق ہیں یا نہیں؟ بہشتی دروازے کا علمی اور شرعی جواز۔

ملنے کا پتہ۔ آستانہ عالیہ اکبریہ سعدیہ بصیرپور شریف ضلع اوکاڑہ

مراسم عُرس مُبارک

آفتاب ملک ولایت' خورشیدِ برجِ ہدایت' سُلطانُ الاوٗلیا' خواجۂ خواجگان' اعلیٰ حضرت خواجہ محمدؐ اکبر غریب نواز چشتی طوری بصیرپوری قدس سرہ العزیز۔

تاریخ ہائے عُرس مُبارک۔ سُلطانُ الاوٗلیاء اعلیٰحضرت غریب نواز بصیرپوری قدس سرہ' کا وصال مُبارک ۱۶ رجبُ المرجب ۱۳۴۵ھ کو ہوا۔ لیکن عُرس مبارک کی رسُومات ۶ رجب المرجب سے شروع ہو جاتی ہیں۔ اور ۱۷ رجب المرجب تک جاری رہتی ہیں۔ یعنی کل بارہ دن عرُس مبارک ہو تا ہے۔

رسُومات کا باطن۔ جس طرح ہر دربار پر اُس کے تاریخی پس منظر کے مطابق مختلف کی رسُومات انجام دی جاتی ہیں۔ سُلطانُ الاوٗلیاء اعلیٰحضرات غریب نواز بصیر پوریؒ کے دربار عالیہ پر بھی اِس کے مخصُوص تاریخی پس منظر کے پیش نظر قدیمُ الاَیّام سے رسُومات کا ایک دَستورُ العمل چلا آتا ہے۔ جن کی ادائیگی میں خاص برکات کا نزول ہوتا ہے۔ جن کا احساس اہل نظر کو خاص طور پر ہو تا ہے۔ اِس وجہ سے کہ جو رسُومات ظاہری پر دربار عالیہ میں ادا کی جاتی ہیں وہ دراَصل عکس ہیں اِن رسُومات کا جو عالم بطوُن میں ادا کی جاتی ہیں۔ بات یہ ہے کہ خاصانِ خدُا اور محبُوبانِ بارگاہ کا اِس جہان سے کوُچ کر جانا معمولی بات نہیں ہوتی۔ بلکہ اُن کا یومِ وفات یومِ وصال ہو تا ہے۔ جب محبُوب' محبوُب سے جا ملتا ہے۔ حدیث شریف میں یومِ وصال کو یومِ عرس کا نام دیا گیا ہے۔ بمصداق حدیث "نُم کنَوُمتہِ العرُوسِ" اور جب اولیاء کرام اس جہانِ فانی سے رحِلت فرما کر محبُوب حقیقی سے جا ملتے ہیں تو عالمِ بالا میں اس تقریب کی خوشی منائی جاتی ہے۔ اور خاص فیوض و برکات کو نزوُل ہو تا ہے جس سے ہر آنے والا متفیض ہو تا ہے

اور یہ بھی عالمِ بالا کا دستور ہے کہ ہر سال یومِ وصال کی تقریب اُسی شان و شوکت سے منائی جاتی ہے اور ہر سال انوار و برکات کی بارش ہوتی ہے۔ ویسے تو مزارات پر ہر وقت انوار کی بارش ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن عرس کے ایام میں خاص اہتمام سے انوار و برکات کا نزول ہوتا ہے اور اس چیز کا مشاہدہ عُرس کے دنوں میں ہر خاص و عام کو حسبِ اِستعداد ہوتا ہے لیکن خواص کو زیادہ ہوتا ہے اور رسُومات کی انجام دہی میں بھی خاص انوار و برکات کا نزُول ہوتا ہے۔ کیونکہ یہی رسُومات عام بطون میں بھی بیک وقت ادا ہو رہی ہوتی ہیں اب جو شخص اس کا انکار کرے، اُس کو چاہیے کہ پہلے آنکھیں پیدا کرے اور پھر ان چیزوں کا مشاہدہ خود کرلے گا۔

رَسمِ چلہّ مُبارک

مورخہ ۷ جمادی الثانی کو عرسُ مُبارک سے چالیس دن قبل آستانہ عالیہ میں نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ ۹ بجے صبح ایک پُروقار تقریب منعقد ہوتی ہے۔ رَوضہ مُبارک کے بہشتی دروازہ کے بالکل سامنے صبح ۸ بجے سے ہی زائرین کرام معتقدین و مریدین حضرات مزلع شکل میں بیٹھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک ۹ بجے پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت الحاج خواجہ محمد ظہورُ اللہ صاحب دامت برکاتہمُ العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ محفل میں تشریف لاتے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری کے فوراً بعد محفل کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوتا ہے۔ ختم شریف پڑھا جاتا ہے اور پھر حضرت سجادہ نشین صاحب مزار مُبارک اور بہشتی دروازہ کے ساتھ چلہّ مُبارک باندھتے ہیں اور دُعا خیر فرماتے ہیں۔ پھر محفل سماع منعقد ہوتی ہے۔ تقریب کا اِختتام بھی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوتا ہے بعد میں تبرکات تقسیم کئے جاتے ہیں۔

محافل

سُلطانُ الاَولیاء اعلیٰ حضرت غریب نواز بصیرپوُری قدس سرہٗ کے سالانہ عُرس مُبارک کی رُسومات کا آغاز ٦ رجبُ المرجب کو ہوتا ہے۔ ٦ سے ١٠ رجبُ المرجب تک روزانہ عصر کی نماز کے بعد سے لیکر مغرب کی نماز قبل تک پانچ محفلیں منعقد ہوتی ہیں۔ ہر محفل کے آغاز تلاوت کلامِ پاک سے ہوتا ہے۔ نعت خوانی ہوتی ہے۔ ختم شریف پڑھا جاتا ہے اور سلسلہ عالیہ چشتیہ کا شجرہ شریف پڑھا جاتا ہے اور حاضرین کے لئے دعائے خیر مانگی جاتی ہے اِس کے بعد حضرت سجادہ نشین صاحب تبرکات تقسیم فرماتے ہیں۔ تبرکات میں جو کی روٹی اور نمکین ساگ ہوتا ہے۔

تبدیلی غلاف مُبارک

١١ رجبُ المرجب کو عصر کی نماز کے فوراً بعد حاضرین بہشتی دروازہ کے سامنے مربع شکل میں بیٹھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جب حضرت سجادہ نشین صاحب تشریف لاتے ہیں تو سب سے پہلے آپ روضہ مُبارک کے اندر حاضر ہو کر غلاف تبدیل فرماتے ہیں۔ رسم تبدیلی غلاف کے وقت روضہ مُبارک کے اندر صرف سجادہ نشین صاحب خلفاء اور خاص مقربین ہوتے ہیں۔ دوسرے کسی شخص کو اُس وقت روضہ مُبارک کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوتی۔ کچھ دیر بعد حضرت سجادہ نشین صاحب باہر تشریف لاتے ہیں۔ پہلے ختم شریف پڑھا جاتا ہے پھر محفل سماع منعقد ہوتی ہے اور آخر میں تبرکات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ تبرکات میں جلیے (میدہ کی روٹیاں) اور حلوہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ رُسومات ١٥ رجب تک اِسی طرح روزانہ جاری رہتی ہیں۔

۱۶اور ۱۷رجب کی رسومات اور بہشتی دروازہ کا افتتاح

۱۶رجب کو تہجد کی نماز کے بعد محفلِ ذِکر منعقد ہوتی ہے۔ فجر کی اذان کے بعد نعت خوانی ہوتی ہے۔ نمازِ فجر کے بعد قرآن خوانی ہوتی ہے ۹ بجے صبح آستانہ عالیہ کے اندر محفل سماع منعقد ہوتی ہے جو کہ ۱۲ بجے تک جاری رہتی ہے اِس کے بعد لنگر تقسیم ہوتا ہے۔ نمازِ ظہر کے بعد تقاریر کا سلسلہ نمازِ عصر تک جاری رہتا ہے۔ نمازِ عصر کے فوراً بعد چادر مُبارک کا جلوس حضرت سجادہ نشین صاحب کی قیادت میں برآمد ہوتا ہے جسمیں ہزاروں عقیدت مند' مریدین شرکت کرتے ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد لنگر تقسیم ہوتا ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد پھر نعت خوانی اور تقاریر کا سلسلہ شرُوع ہوجاتا ہے جو رات ۱۰ بجے تک جاری رہتا ہے۔ جلسہ کے فوراً بعد بہشتی دروازہ کا افتتاح ہوتا ہے یہ عرُس مبارک کی آخری اور خاص تقریب ہے۔ بہشتی دروازہ کھولنے سے پہلے محفل سماع ہوتی ہے یہ محفل لنگرخانہ کے صحن میں کھڑے کھڑے قائم رہتی ہے اور قوال کھڑے ہوئے قوالی کرتے ہیں۔ پھر حضرت سجادہ نشین صاحب جلوس کی صوُرت میں روضہ مُبارک کے بہشتی دروازہ تک تشریف لاتے ہیں اور نعروں اور گولوں کی گونج میں بہشتی دروازہ کھولتے ہیں۔ پہلے خوُد داخل ہوتے ہیں اور پھر دیگر سجادہ نشین حضرات اور معزز حضرات بہشتی دروازہ سے گزُر کر مشرقی دروازہ سے باہر چلے جاتے ہیں۔ اِس کے بعد عوام کا داخلہ شروع ہوجاتا ہے۔ خواجہ کے ہزاروں پروانے ذِکرالٰہی اور حق فرید یا فرید کے نعرے لگاتے ہوئے بہشتی دروازے میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ سماں رات بھر جاری رہتا ہے۔ اِسی طرح دوسرے دن بھی اِسی طرح رسُومات جاری رہتی ہیں۔ اور دوسرے دن بھی بہشتی دروازہ اِسی طرح کھلتا ہے۔

غسل کی رسم ۔ ۱۸ ء رجب کی صبح کے وقت مزار شریف کے پورے احاطہ اور روضہ مبارک کو غسل دیا جاتا ہے۔ اور مزار شریف پر صندل لگایا جاتا ہے۔ صندل خشک ہونے پر حضرت سجادہ نشین صاحب روضہ مبارک پر آتے ہیں اور تقریب میں شرکت فرما کر روضہ شریف کے اندر تشریف لے جاتے ہیں اور تمام حاضرین کے لئے دعا خیر فرماتے ہیں دعا کے ساتھ ہی عرس مبارک کی تقاریب کا اختتام ہوتا ہے۔ یہ رسومات قدیم الایام سے جاری ہیں اور انشا اللہ تعالیٰ تا قیامت یونہی جاری و ساری رہیں گی۔

الٰہی تابود خورشید و ماہی ۔۔۔ چراغِ چشتیاں را روشنائی
اگر گیتی سرا سر باد گیرو ۔۔۔ چراغِ چشتیاں ہرگز نہ میرو
الٰہی تا بہ ابد آستانِ یار رہے ۔۔۔ یہ آسرا ہے غریبوں کا برقرار رہے



اعلانِ داخلہ

اسلامی علوم و فنون کی نامور معیاری درس گاہ جامعہ ظہور العلوم اکبریہ سعدیہ رجسٹرڈ بصیرپور شریف کا واقعہ جاری ہے۔

مخزنِ اسرارِ یزدانی، معدنِ فیوضاتِ سبحانی، پیرِ طریقت شیخ العصر حضرت الحاج خواجہ محمد ظہور اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین بصیر پور شریف

آستانہ عالیہ اکبریہ سعدیہ بصیر پور شریف کے موجودہ سجادہ نشین بندہ نواز، شیخ العصر، حضرت الحاج خواج محمد ظہور اللہ صاحب مدظلہ ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ۳۱ جولائی ۱۹۳۶ء ۱۳۵۶ھ کو بصیر پور شریف میں ہوئی۔ آپ کی عمر صرف چار ماہ کی تھی کہ والد ماجد حضرت ثانی خواجہ محمد سعد اللہ بصیر پوری رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین اوّل آستانہ عالیہ اکبریہ بصیر پور شریف کا وصال ہو گیا۔ اپنے نانا بزرگوار حضرت خواجہ محمد صادق شاہ پوری کی آغوشِ عاطفت میں تربیت پائی۔ علومِ ظاہری سے فارغ ہو کر علوم باطنی کی تکمیل اپنے نانا بزرگوار سے کی اور خلافت کا شرف حاصل کیا۔ بوقت حاضری تونسہ شریف حضرت خواجہ حافظ غلام سدید الدین تونسوی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین نے بھی آپ کی دستار بندی فرمائی اور نعمت باطنی سے مالامال فرمایا۔ وارث نعمت سلیمانی خواجہ دلنواز حضرت خواجہ خان محمد تونسوی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین خامس درگاہ عالیہ سلیمانیہ تونسہ شریف تو آپ پر حد درجہ مہربان تھے۔ آپ نہایت نفاست پسند اور راست رو (گو) ہیں کسی امر میں ذرا سی کجی بھی آپ کی طبیعت پر ناگوار گزرتی ہے۔ آپ ہمیشہ اپنے عقیدتمندوں کے احوال کی درستی کی جانب متوجہ رہتے ہیں۔ شریعت مطہرہ یا سنتِ سنیہ سے انحراف یا روگردانی آپ برداشت نہیں فرماتے۔ آپ کا فرمان ہے کہ دنیا اور مال و دولت بری چیزیں نہیں ہیں ان کا ناجائز مصرف انہیں برا بناتا

ہے۔ مال کی محبت بُری چیز ہے۔ مال و دولت حاصل کر کے نیک کاموں پر خرچ کرنا بُرا نہیں۔ دُنیا کی دولت ایک خوشنما سانپ کی مانند ہے۔ جو شخص اِس سانپ کے منتر کو جانتا ہے وہ اُسے قابُو میں رکھتا ہے ورنہ اُس کا زہر ہلاک کر دیتا ہے۔ ذِکر و فکر کی طرف رَغبت دلانے کے لئے آپ فرمایا کرتے ہیں کہ "ہتھ کار وَل' دِل یار وَل" اور علم ظاہری پر فخر کرنے والے یا بھروسہ کرنے والے سے آپ فرمایا کرتے ہیں کہ۔

صد کتاب و صد ورق دَر نا کُن
رُوئے دل را جانب دِلدار کُن

آپ شریعت اِسلامیہ کی پابندی اور مَسلکِ خواجگان چِشت کی مطابقت کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ محبوبِ خُدا کا عشق آپ کے دِل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہُوا ہے۔ ہر سال ۱۲ ربیع الاول شریف کو باقاعدہ حضُور سرور کائنات ﷺ کا میلادِ پاک بڑی دھُوم دھام سے مناتے ہیں۔

آپ جب سے مسندِ سجادگی پر جلوہ اَفروز ہوئے ہیں آپ نے استانہ عالیہ اکبریہ سَعدیہ کے اِنتظام کو خوُب سنبھالا ہے۔ اپنے بزرگوں کے عرائس مُبارک کا نہایت عمدگی سے اہتمام فرماتے ہیں۔ اپ ہر ایک سے نہایت عجز و اِنکساری اور خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ غرُور و تکبر سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ اپنے آپ کو سَب سے کم تر جاننا چاہئے۔ آپ نے درویش اور مہمان حضرات کے لئے کم از کم دو ہزار بستر کا اِنتظام کیا ہے تاکہ حضرت خواجہ غریب نواز بصیر پُوریؒ کے غُلاموں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ درویشان دین کے لئے اِتنی ہی چارپائیاں اور برتنوں کا بھی اِنتظام کیا ہے۔ بیماری کی حالت میں درویشوں کو مختلف اِقسام کی ادویات لنگر سے بلامُعاوضہ ملتی ہیں۔ حتیٰ کہ آپ درویشوں کی ہر چیز کا بہت خیال فرماتے ہیں۔ آپ پانچوں نمازوں کے علاوہ تہجد' اِشراق اور اَوّابین کے زبردست پابند ہیں۔ آپ ان وظائف کی بھی

زبردست پابندی فرماتے ہیں جو حضرت خواجہ شاہ اللہ بخش تونسویؒ نے حضرت خواجہ محمد اکبر غریب نواز بصیرپوریؒ کو عطا فرمائے تھے اور غریب نوازؒ نے آپ کو عطا فرمائے۔ آپ اکثر باوضو رہتے ہیں اور فرمایا کرتے ہیں کہ وضو مومن کا ہتھیار ہے۔ اپنے عقیدتمندوں کو بھی باوضو رہنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ صفائی میں خدائی ہے۔ پاکیزگی کا بہت خیال فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔ اپنے بزرگوں کی طرح آپ کو نمود و نمائش اور ریاء سے سخت نفرت ہے۔ آپ ہر موقع پر سفر و حضر میں تسبیح کی نمائش کو ناپسند فرماتے ہیں۔ آپ اکثر اوقات اپنے بزرگوں اور مشائخ کی تعریف میں رَطبُ اللِّسَان رہتے ہیں۔ جب کبھی اعلیٰ حضرت غریب نواز بصیرپوری قدس سرہٗ کا ذکرِ خیر شروع ہوتا ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ میرا چلنا پھرنا اُٹھنا، بیٹھنا سب آپ کی زندہ کرامت ہے۔ اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی نوازشات کا اِن الفاظ میں اعتراف فرماتے ہیں "کہ مجھے کون جانتا تھا یہ سب کچھ اعلیٰ حضرت غریب نوازؒ کی نگاہ کرم کا صدقہ ہے"

آپ مہمانوں کی بڑی خاطر تواضع کرتے ہیں۔ عمدہ کھانوں سے اِن کی خاطر مدارات فرماتے ہیں۔ مگر خود سادہ خوراک استعمال کرتے ہیں۔ متعدد بار حجِ مبرور اور زیارتِ مقبولؐ کی سعادت سے سرفراز ہو چکے ہیں۔ پاک پتن شریف۔ چشتیاں شریف اور تونسہ شریف اکثر اپنے احباب کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔ آپ اپنے آباؤ اجداد کی طرح رشد و ہدایت کا فریضہ خوب سرانجام دے رہے ہیں۔ ہزاروں افراد آپ کی غلامی میں داخل ہو کر اپنی مراد کو پہنچ رہے ہیں۔

آرزو دارم کہ خاکِ آں قدم
تو تیائے چشم سازم دم بدم

ترجمہ = (میری آرزو یہ ہے کہ آپ کے قدموں کا سرمہ بنا کر آنکھوں کو لگاؤں)

آپ دعا کے وقت فرماتے ہیں کہ یا اللہ ایمان پر ہی زندہ رکھ اور ایمان پر ہی خاتمہ فرما اور حضور سرکارِ دوعالم ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ حضور نبی پاک ﷺ اور بزرگانِ دین کی بے ادبی سے پناہ کاملہ عطا فرما۔ ہمیں پکا اور سچا مسلمان بنا اور یہ بھی اکثر فرماتے ہیں کہ یا اللہ خواجگان کے غلاموں کے قدموں کی دھول تا قیامت میری قبر اور حشر میں بھی پڑتی رہے۔ یا اللہ مجھ سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جو تیرے محبوب اور خواجگان کی رضا کے منافی ہو۔ یا اللہ ہمیں اپنے محبوب ﷺ کا عشق و محبت عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

آپ کی ذاتِ والا صفات جملہ اوصاف حمیدہ کا مظہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی ذاتِ بابرکت سے آستانہ عالیہ اکبریہ سعدیہ کا روحانی فیض آج بھی اسی طرح جاری ہے جس طرح آپ کے بزرگان کرام کے زمانہ میں جاری تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر خضری عطا فرمائے اور آپ کا سایہ عاطفت غلامان خواجگان اور خادمان چشتیہ پر تادیر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔ بجاہِ سیدالمرسلین ﷺ

قبلۂ مَن کعبۂ مَن کوئے تُست — دین و ایمان جمال روئے تُست
سنگِ بابِ تُست بیت اللہ مَن — نقش پائے تُست سجدہ گاہ مَن

تبلیغِ دین میں ہر دم رواں ہر لمحہ کوشاں انجمن اکبریہ سعدیہ رجسٹرڈ بصیر پور شریف ضلع اوکاڑہ

کلماتِ خیر
از

پیرِ طریقت، ظہورِ ولایت حضرت الحاج خواجہ محمدؐ ظہور اللہ صاحب دامت برکاتھم العالیہ سجادہ نشین بصیرپور شریف

موجودہ مادیّت کے تاریک دور میں شمع رُوحانیت روشن کرنا فی نفسہٖ قابلِ صد تحسین و تبریک ہے۔ جب تک تربیت کا نظامِ تعلیم کے ساتھ ساتھ جاری نہیں ہو گا ہمارے ہاتھوں میں بھوک کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہو گا۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ وہ شمع جو قبلہ عالم حضرت خواجہ نُور محمدؐ مہاروی نے روشن فرمائی تھی اور جس سے تونسہ شریف، سیال شریف، بصیرپور شریف، گولڑہ شریف، مکھڈ شریف، مرولہ شریف وغیرہ وغیرہ چمک دمک اٹھے تھے اس شمع کو از سرنو فروزاں کیا جائے اور چشت اہل بہشت سلطان الہند غریب نواز حضرت خواجہ معینُ الدین چشتی اجمیری کے سرچشمہ سے فیض یاب ہونے کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں۔ "انوارِ اکبر" کے اَجرا پر مُبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُمیدِ واثق ہے کہ یہ رسالہ مُسلمانوں کی تعلیماتِ اسلام سے آشنا کر کے اُن کی عملی قوتوں کو پیدا کرے گا۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

مَیں بارگاہ ایزدی سے مُلتجی ہُوں کہ یہ رَسالہ مُسلمانوں کی صحیح رُوحانی تربیّت میں اپنے فرائض سے سُبکدوش ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب و کامران فرمائے آمین ثم آمین۔

ربِ کریم بطفیلِ سیدُ الکونین ﷺ و حضرتِ خواجگانِ چشت ہم قارئین کو اِس رسالہ کے پڑھنے سمجھنے اور عمل کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔

خداوندِ کریم اپ کو اِس کارِ خیر کا اَجرِ عظیم دونوں جہانوں میں عطا فرمائے۔

آمین ثم امین۔

دُعا گو = فقیر خواجہ محمدؔ ظہورُ اللہ عفی عنہ، سجادہ نشین درگاہِ عالیہ

بصیرپور شریف
(ضلع اوکاڑہ)

دعوتِ فکر

آیئے ہمارے قدم بقدم، دین کی طرف، علم کی طرف، نجات کی طرف، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے حافظِ قرآن اور دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو کر سُنتِ مصطفیٰ ﷺ اور جذبۂ صدّیقی و عدلِ فاروقی و حیا عثمانی و شجاعتِ حیدری و اولیائے کاملین کے پاکیزہ کردار کے مظہر بن کر دینِ اسلام کے سچے پاسبان ثابت ہوں اور دُنیا سے رُخصت ہونے کے بعد آپ کی آخرت کے لئے بھی قابلِ فخر سرمایہ بنیں تو آپ اپنے بچوں کو اِس مثالی ادارہ جامعہ ظہورُ العلوم اکبریہ سعدیہ (رجسٹرڈ) بصیرپور شریف میں داخل کروائیں۔

خصوصی تعاون =

الحافظ القاری فضل الحق ظہوری	لاہور
قاری محمد حبیب اللہ ظہوری	نین وال خالصہ
مولانا رحمت علی ظہوری	مولا پور (چونیاں)
ملک محمد زمان ظہوری	میگھہ (قصور)
صوفی احمد علی ظہوری صدر بزم غلامانِ	خواگان فورٹ عباس حلقہ
ملک محمد شفیق ظہوری	صدر بزمِ غلامانِ خواجگان حلقہ تاندلیانوالہ

خواجہ غریب نواز بصیرپوری قدس سرہ

جو حق و صداقت کے پیکر اور اسلاف کے مظہر تھے۔ عشقِ مصطفیٰ ﷺ

جن کی شناخت تھی۔ تقویٰ و ورع جن پر ناز کرتا تھا۔ جن کی نگاہِ فیض سے

ہزاروں انسانوں کو ایمان کی دولت میسّر آئی اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقوش پا پر

چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آفتاب ملک ولایت، خورشید برجِ ہدایت سلطان الاولیا خواجۂ خواجگان

قُطبُ الاقطاب حضرت

خواجہ مُحمّد اکبر غریب نواز

چشتی طوری بصیرپوری رحمۃ اللہ علیہ

کے سالانہ عُرس مُبارک کے موقع پر مورخہ ۱۶ اور ۱۷ رجب المرجب

کو

بہشتی دروازہ

۲ دو رات کھلا رہتا ہے۔

جامعہ ظہورُ العلوم اکبریہ سعدیہ (رجسٹرڈ) بصیر پور شریف

بانی

سُلطانُ الاولیا قُطبُ الاقطاب حضرت خواجہ محمدؐ اکبر غریب نواز چشتی ظہوری قدس سرہ،

- جامعہ ایک رجسٹرڈ معیاری قدیم دینی و تعلیمی ادارہ، سُنت نبویہ کی اشاعت کا مرکز اور روشنی کا مینار ہے۔ نیز مشائخ کرام کی تعلیمات کے فروغ کے لیے شب و روز کوشاں ہے جامعہ اہلِ سُنّت کے مسلک حقہ، کے عقائد و نظریات کا امین اور روحانیت کا ترجمان ہے جو تقریباً ایک سو پچیس (۱۲۵) سال سے دینِ اسلام کی تعمیری خدمات سرانجام دے رہا ہے۔
- جامعہ میں درسِ نظامی اور حفظ و ناظرہ کی تعلیم و تدریس کا مکمل اور بہترین انتظام ہے۔ سکول کی تعلیم کا بھی مکمل انصرام ہے۔
- جامعہ میں اِس وقت ۱۵۰۔ طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اِس کے علاوہ گرد و نواح سے آئے ہوئے طلباء کے طعام و قیام، کُتب اور دیگر جملہ ضروریاتِ زندگی کے تمام تر اخراجات جامعہ ہٰذا برداشت کرتا ہے۔
- مخیر حضرات سے **اپیل** ہے کہ وُہ اِن مہمانانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور غریب الدیار طلباء کی خاطر مدارت کے لیے جامعہ کے دست و بازو بنیں، تاکہ اس عظیم دینی درس گاہ کو مزید تقویت پہنچائی جا سکے۔

توسیلِ اعانت کے لیے

صاحبزادہ محمد معین الحق الچشتی الظہوری ناظمِ اعلیٰ جامعہ ظہور العلوم اکبریہ سعدیہ

بصیر پور شریف ضلع اوکاڑہ، ۵۶۰۱۰۔ پنجاب پاکستان

کوڈ نمبر ۰۴۴۴۹، فون ۷۱۰۵۲۱، ۷۱۵۰۰



PDF BY

طالب دعا

خلیفہ مدنی تونسوی تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان

+923321717717